طبقہ نسواں

مولانا ابوالکلام آزادؒ

# مسلمان عورت اور کارزارِ حیات

برصغیر میں مرد وعورت ہر دوصنفوں کی ایک دوسرے پر برتری یا مساوات کی بحثیں مغربی تہذیب کے زیر اثر عرصۂ دراز سے چلی آرہی ہیں، جن میں عورتوں کی کلی مساوات کے نعرہ سے لے کر ان کے پردہ کے مسائل بھی زیر بحث آتے ہیں۔ اسی تناظر میں ہمارے دینی ادب میں بہت سی کتب بھی تحریر کی گئیں جن میں متوازن اسلامی موقف پیش کرنے کی کوشش کے ساتھ اسلامی حجاب کی مصلحتوں پر بھی بہت لکھا گیا۔
ایک صدی قبل ایسے ہی موضوع پر مصر کے فرید وجدی آفندی نے المرأة المسلمة کے نام سے ایک اہم کتاب تحریر کی جس کا اُردو ترجمہ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے 'مسلمان عورت' کے نام سے کرکے شائع کیا۔ یہ ترجمہ تو کتابی شکل میں بہت سی لائبریریوں میں موجود ہو گا، لیکن اس تمام بحث کا خلاصہ ہم یہاں محدث کے قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں جو اسی کتاب کے آخری صفحات سے لیا گیا ہے۔
مکمل تفصیل کے شائقین اصل کتاب ملاحظہ کریں۔ مدیر

گو ہم اپنی بحث میں حس اور تجربہ کے ایسے دلائل پیش کرنے کے راستے پر قدم زن رہے ہیں۔ جن کو بجز اس کے اور کسی صورت میں غلط نہیں قرار دیا جاسکتا کہ پہلے ان کے چشم دید اور محسوس مقدمات کی تکذیب کرلی جائے جو ایک ناممکن امر ہے۔ تاہم مجھے یہ خوف ہے کہ موضوعِ بحث کے متعدد اقسام میں بٹ جانے سے مضمون طویل ہو گیا ہے اور اس حالت میں ممکن ہے کہ ناظرین کو وہ بہت سے نظریات یاد نہ رہے ہوں جو عورت کی پردہ نشینی کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے بکارآمد دلائل ہوسکتے ہیں۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ ان اُمور کو بالاجمال چند صفحوں میں لکھ دوں تاکہ معمولی غور سے بھی ان کی اجمالی شکل پر احاطہ کرنا آسان ہو اور میں نے اس کی تفصیلی باریکیاں معلوم کرنے کا بار ناظرین کی یادداشت یا دوبارہ مطالعہ کتاب پر چھوڑ دیا ہے...... وہ نظریات حسبِ ذیل ہیں:

① عورت جسمانی اعتبار سے نسبت مرد کے بہت کمزور ہے اور علم قبول کرنے میں اس کا

درجہ گھٹا ہوا ہے۔ عورت کی یہ کمزوری اس لئے نہیں کہ اس طرح پر وہ مرد کی مطیع اور اس سے حقیر بنی رہی بلکہ اس لئے کہ اس کا وظیفہ طبیعی اور خاص فرض اس سے زائد قوت کا خواہاں نہیں ہوتا جو اس کو دی گئی ہے۔ یہ ایک طبعی اور فطری حالت ہے، یعنی عورت ہزار کوشش کرے کہ وہ جسم اور اِدراک کے لحاظ سے مرد کی ہم پلہ بن جائے، لیکن یہ انہونی بات ہے اور وہ ہرگز اس مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

② ہر ایک مخلوق کا خاص کمال ہے اور عورت کا کمال جسمی توانائی اور وسعتِ معلومات پر موقوف نہیں بلکہ وہ ایک روحانی قوت میں منحصر ہے جو عورت کو بہ نسبت مرد کے بہت زیادہ اور اعلیٰ درجہ کی دی گئی ہے۔ وہ قوت کیا ہے؟ عورت کا رقیق، زیادہ شعور اور اس کے حد درجہ رقیق احساسات اور پھر ان سب پر بڑھ چڑھ کر عورت کا نیکی کے راستہ پر اپنی جان تک قربان کر دینے کے لئے تیار رہنا۔ اس لئے اگر یہ مواہب اور فطری قوتیں اپنے صحیح قواعد کے مطابق عورت میں نشوونما پائیں تو وہ اپنے حقوق کی حفاظت و تائید کے لئے مرد کی طرح زور آور کلائی اور تیز دم تلوار کی محتاج نہ رہے، بلکہ یہی باطنی قوتیں اس کو معاشرت کے ایک ایسے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا دیں کہ اس کے سامنے عزت و تکریم کے لئے مردوں کے سر خود بخود جھک جائیں لیکن اللہ کریم نے اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ عورت کی یہ اندرونی قوتیں اس وقت نشوونما پا سکتی ہیں جبکہ وہ مرد کے زیر اثر اور زیر حفاظت زندگی بسر کرے۔ خواہ وہ اسی حالت میں رہ کر اپنے مواہب میں مرد پر فوقیت کیوں نہ لے جائے اور اسے اپنا بندۂ بے دام ہی کیوں نہ بنالے پھر بھی عورت کو یہ بات نہیں بھاتی کہ وہ مرد کو اپنی فطری خوبیوں کے دام میں اسیر کر لے کیونکہ ایسی صورت واقع ہونے میں اس کے ہتھیار کی برش (کاٹ) میں فرق آجاتا ہے اور اس کی فطری محبت کی چمک دمک ماند پڑ جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ خود ایک ایسی کشمکش میں گرفتار ہو جاتی ہے جو اسے پسند نہیں آتی۔

③ عورت اس کمال کو اس وقت تک کبھی حاصل نہیں کر سکتی جب تک وہ کسی مرد کی بیوی اور چند بچوں کی صحیح تربیت دینے والی ماں نہ ہو اور اس کی کچھ یہی وجہ نہیں ہے کہ حق بحقدار رسید والی مثل ہو۔ بلکہ عورت کے ملکات کا نشوونما اور اس کے اندرونی جذبات کی تہذیب و

www.KitaboSunnat.com

درستی اسی میں ہوسکتی ہے کہ وہ بیوی اور ماں بنے، کیونکہ اسی غرض کے لئے وہ جسمانی اور روحانی دونوں اعتبار سے پیدا کی گئی ہے۔

④ عورت کا مردوں کے کاروبار میں حصہ لینا اور خارجی زندگی کے خطرناک معرکوں میں اس کی شریک بننا دراصل یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اپنے فطری جذبات کو قتل کررہی ہے، اپنے ملکات کو مٹا رہی ہے اور اپنی رونق اور طراوت کو پژمردہ، اپنی ترکیب کو خراب اور اپنی قوم کے جسم میں خلل پیدا کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ یورپین عورت کا منزل زندگی کے دائرہ سے قدم نکالنا ان ممالک کے علما کی نگاہوں میں قوم کے دل اور جگر پر زخم کاری نظر آتا ہے اور اس بات کا ایک نشان تصور کیا جاتا ہے کہ مرد چاہے تو عورت کو سخت سے سخت مصیبت و آفت میں مبتلا کرسکتا ہے۔ چنانچہ اب وہی اس حالت کا دائرۂ تنگ کرنے پر زور لگا رہا ہے۔

⑤ عام طور پر نوعِ انسانی کی بہتری اور خاص کر خود عورت کی بہبودی کے لئے عورتوں کا پردہ میں رہنا ایک ضروری امر ہے ۔ کیونکہ پردہ عورت کی خودمختاری اور استقلال کا ضامن اور اس کی حریت کا کفیل ہے، نہ کہ اس کی ذلت کی علامت اور اس کے اسیری کا پیش خیمہ اور ہم اس بات کو بیان کرآئے ہیں کہ پردہ عورت کے کمال کا مانع نہیں، بلکہ وہ اسے کمال کے ذرائع واسباب مہیا کرنے والا ہے۔ تاہم چونکہ ہر چیز میں کچھ نقصانات بھی ضرور ہوتے ہیں، اس لحاظ سے اگر پردہ میں بھی بعض جزوی مسائل پائے جائیں تو اس کے بالمقابل جو فوائد اور خوبیاں ہیں وہ حد سے بڑھ کر قیمتی ہیں اور سب سے زائد روخوبی یہ ہے کہ پردہ عورت کو اپنے وظیفہ طبیعی کے دائرہ سے قدم باہر رکھنے میں مانع ہے۔ وہ وظیفہ طبیعی جس میں ہر عورت کی سعادت کا انحصار ہے اور یہی پردہ عورت کو اپنی ان اعلیٰ خصوصیتوں کو نشوونما دینے کا موقع دیتا ہے جو اس معرکہ زندگی میں اس کے یکتا ہتھیار ہیں۔

⑥ مادّی مدنیت کی عورتوں میں چاہے جس قدر ظاہری نمائش اور دل فریبی پائی جاتی ہے۔ لیکن وہ کامل جنس نسواں کی نمونہ یا کمالِ نسوانی کے راستہ پر چلنے والی ہرگز نہیں ہیں اور خود ان ممالک کے علما بھی اس حالت کے شاکی پائے جاتے ہیں اور اس رفتار کو روکنے کی کوشش کررہے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

⑦یورپ اور امریکہ کے تمام ممالک میں تعلیم نسواں کے طریقے عورتوں کی حالت کے لئے مفید اور مناسب نہیں جس کی شہادت وہیں کے اہل علم کے اقوال سے بہم پہنچتی ہے۔

⑧اسلام نے عورت کے بارے میں جو ہدایتیں کی ہیں، وہ فطری نسوانیت سے پوری طرح مطابق اور موافق ہیں۔ گویا اسلامی تعلیمات عورت کے جملہ خصائص اور ملکات کو اچھی صورت میں ڈھالنے کے لئے اعلیٰ درجہ کے سانچہ سے مشابہ ہیں،یعنی اگر ان تعلیمات کے موافق عورت کے خصائص نشوونما پائیں تو مسلمان خاتون بغیر اس کے کہ اپنے طبیعی حدود سے ایک قدم بھی آگے بڑھے بہت اعلیٰ درجہ کی کامل و اکمل عورت بن سکتی ہے۔

⑨مسلمان خاتون میں کمالِ جنس نسوانی کے اعلیٰ و اکمل مرکز تک پہنچنے میں صرف اتنی ہی کمی ہے کہ صرف علومِ ضروریہ کے مبادی سے بے خبر ہے اور جب اسے اتنی تعلیم دے دی جائے تو پھر اس میں کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔

یہ سب تو مسائل ہیں جن کے ثبوت میں مشاہدات اور واقعات اور تجربے کے علوم کے زبردست اُصول پیش کرکے میں نے استدلال کیا ہے یا موجودہ زمانہ کے سب سے بڑے علماءِ تمدن و عمران کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔ نیز اس بحث میں مَیں نے جہاں تک بن پڑا عملی فلسفہ (پریکٹیکل سائنس) کے اُسلوب کا دھیان رکھا ہے۔ گو اس میں سخت مشقت اور دشواری پیش آئی، تاہم میری اس سے دو اعلیٰ درجہ کی غرضیں تھیں جو حسبِ ذیل ہیں:

☜اوّل یہ کہ پردۂ نسواں کے حامیوں کا پہلو قوی کیاجائے تاکہ ان پر پردہ کی رسم کو معترضین کے حملوں سے بچانے میں آخر دم تک ثابت قدمی دکھانا آسان بن جائے اور وہ عملاً اس بات سے واقف ہوجائیں کہ حق انہیں کی جانب ہے اور ان کو یہ بھی معلوم ہوجائے کہ دنیا کی ہر ایک حرکت خواہ وہ بظاہر کسی حالت میں نظر آئے لیکن دراصل اس کا رخ ہر ایک کاروبارِ زندگی میں فطرتِ انسانی کے اصل مرکز کی طرف ہی ہوگا اور وہ فطرت وہی ہے جس کی ہدایت ہمارا دین حنیف فرماتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ مسلمان میں بری قسم کا اور قابل افسوس تعصب ہرگز نہیں پایا جاتا۔ مگر یہ ضرورت ہے کہ وہ ان نئی بدعتوں کے انبوہ میں فطرتِ سلیمہ کی محافظت کا فرض ادا کررہے ہیں اور یوں وہ چاہے جس قدر بھی مادّی طریقہ زندگی کے گھڑدوڑ میں اَور

قوموں سے پیچھے ہوں لیکن اس کی وجہ ان میں کسی اندرونی بیماری کا پایا جانا نہیں۔ ہاں چند خارجی اور 'سرالزوال' حالتیں ان کو لاحق ہورہی ہیں جو معمولی کوشش سے دور ہوجائیں گی اور پھر مسلمانوں کی توانائی بحال ہوسکے گی۔ اس حیثیت سے تو مسلمان بہ نسبت ان مادّی مدنیت والوں کے باقی اور قائم رہنے کے لئے زیادہ موزوں ہیں جن کی مدنیت نے انسانیت کا چہرہ بدنما بنانے اور فطرتِ بشری کو اس کے اکثر پہلوں سے مسخ کرڈالنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ہے۔ یہاں تک کہ ان کی اس خلاف ورزی سے ان میں بہت سے ایسے مہلک امراض پیدا ہوگئے ہیں جو عنقریب ان کا خاتمہ کردینے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

☞ دوسری عرض یہ ہے کہ ہمارے وہ بھائی جو خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر پردہ کے پیچھے پڑ گئے ہیں اس بات کے قائل ہوجائیں کہ ہم نے تعصب اور رسم ورواج کی کسی تقلید کی وجہ سے پردہ کی حمایت نہیں کی ہے، بلکہ ہمارا یہ فعل فطرت کی اِمداد کے لئے سرزد ہوا ہے اور فطرت کیا ہے؟ دین اسلام ...... ہم اس صریح حق کی جنبہ داری کرتے ہیں جو اس دنیا کے پردہ پر صرف مسلمانوں کے حصہ میں آیا ہے تاکہ شاید ہمارے وہ مہربان صحیح غور کے بعد بجائے اپنی پردہ داری کے، پردہ داری پر آمادہ ہوجائیں اور ہمارے ہم آہنگ بن کر ان علاماتِ مرض کو زائل کرنے کی کوشش کریں جو ہماری مصیبت کا باعث بن گئی ہیں اور اس طرح ہم اس مقدس فرض کو بھی ادا کرسکیں گے جو ہمارا ضمیر قوم وملت کے لئے ہم پر واجب قرار دیتا ہے۔ ▣


رمضان المبارک میں اپنے زکوٰۃ وصدقات سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں!!

لاہور میں منفرد نوعیت کی دینی درسگاہ **جامعۃ لاھور الاسلامیۃ**

اسلامک انسٹیٹیوٹ اور مجلس التحقیق الاسلامی وغیرہ (فہرست صفحہ آخر پر)

آپ حضرات کے صدقات وزکوٰۃ سے ھی مصروفِ عمل ھیں

**جامعۃ لاھور الاسلامیۃ** کے اِمسال اخراجات **69** لاکھ روپے ہیں

اس نیک کام میں اپنی زکوٰۃ وصدقات سے قوت ووسعت پیدا کریں!

اکاؤنٹ: UBL، A/c:1332 ماڈل ٹاؤن، لاہور فون: 5866476,5866396 (مولانا اقبال نوید)